روزنامہ
C.P.L 61
ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 22 جولائی 2002ء 11 جمادی الاول 1423 ہجری - 22 وفا 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 164

بہترین امام

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 3447)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے جس مرض کو طبیب لاعلاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہیں ہے۔ ہمارے تجربہ میں یہ بات آچکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج بیان کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ یہ غلطی ہے۔ خداتعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اس کے ہاتھ میں سب شفاء ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 59)

ایک مضطرب الحال انسان جب خدائے تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صحیح کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پالیتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھ بارہا اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ دیکھا ہے کہ جب میں نے کربؔ و قلق سے کوئی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا کے ذریعہ سے آگاہی بخشی۔ ہاں قلق اور اضطرار اپنے بس میں نہیں ہوتا۔ اس کا انشاء بھی فعل الٰہی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 24-25)

حضور انور کی صحت رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کی غیر معمولی ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے بکثرت دعاؤں کی ضرورت ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ: احباب جماعت کو جمعہ 19 جولائی 2002ء کے الفضل سے حضور انور کی صحت کے بارہ میں کچھ تفصیلی اطلاع مل چکی ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق علاج سے آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ حضور اپنے روزمرہ کے معمولات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور احباب جماعت اپنے پیارے امام کو ایم ٹی اے کے ذریعہ خطبہ جمعہ 19 جولائی میں دیکھ بھی چکے ہیں۔

آئندہ جمعہ 26 جولائی سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ قدرتی طور پر اس کا بھی بوجھ ہے۔ جبکہ صحت میں پہلے ہی کمزوری ہے۔ احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔ شافی مطلق خدا حضور کو اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ روح القدس کے ساتھ تائید ونصرت فرماتا رہے۔ آمین

دردمند دلوں سے نادار مریضان کیلئے عطیات کی خصوصی اپیل

✿ مریضوں کی دیکھ بھال ان کی خبرگیری اور علاج معالجہ ہماری دینی تعلیم کا اہم حصہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بیمار تھا لیکن تم نے خبر نہیں لی اور مراد اللہ تعالیٰ کے بے کس بندے ہیں۔ جماعت اس دینی تعلیم کی روشنی میں دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے ہمہ وقت مصروف عمل رہتی ہے اور ہزاروں لوگ ہر سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مفت علاج معالجے کی سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ملک میں موجودہ مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے نادار مریضوں کا علاج بے حد مشکل ہو رہا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ نادار مریضان کی مد میں دل کھول کر عطیات پیش کریں تاکہ آپ کے عطیات سے مستحق مریض علاج کروا سکیں اور یہ نیکی آپ کی صحت کیلئے صدقہ اور دعا کا موجب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور اخلاص میں برکت نازل فرمائے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کریں

✿ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

''میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ چندہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں۔ چاہے وہ چندہ دو آنے ہی کیوں نہ ہوں یا ایک آنہ ہی کیوں نہ ہو مگر بہرحال انہیں بتا دیا کریں کہ ہم نے تمہاری طرف سے تحریک جدید کا چندہ لکھوا دیا ہے اب تم بھی اس تحریک کے مجاہد ہو۔''

خطاب اجتماع انصار اللہ بحوالہ الفضل 7 نومبر 1957ء

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 215

احمدی دنیا کے ایک پرجوش

داعی الی اللہ

حضرت مسیح موعود نے خدام دین کے اوصاف 23 مئی 1908ء کو بیان فرمائے جسے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مدیر'الحکم' نے اس روز کی ڈائری میں ریکارڈ کرنے کے بعد تحریر فرمایا۔

''حضرت مفتی محمد صادق صاحب جن کو (اشاعت) سلسلہ احمدیہ کی ایک قسم کی لو اور دھت لگی ہوئی ہے اور بہت کم ایسے مقامات ولایت میں ہوں گے جہاں کے محقق انگریزوں اور اخبارات کے ایڈیٹران وغیرہ کی اطلاع پا کر انہوں نے ان معاملات میں خط وکتابت نہ کی ہو۔امریکہ کے ڈوئی کی حسرت ناک تباہی اور لنڈن کے پگٹ کی مایوسانہ نامرادی بھی حضرت مفتی صاحب ممدوح ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے جس طرح ڈوئی اور پگٹ کا بیڑہ غرق کر دیا اسی طرح کئی سعید روحوں کے واسطے باعث ہدایت بھی آپ ہی ہوئے اور آپ ہی کی سچی مخلصانہ کوشش اور جوش حق کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریزوں اور لیڈیوں نے حضرت اقدس کی صداقت کو مان لیا اور اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔

غرض مفتی صاحب موصوف کسی تعریف کے محتاج نہیں احمدی دنیا ان کے نام نامی سے واقف اور ان کے اخلاص ووفا سے آگاہ ہے''

پھر لکھا:۔

''یہ شخص (یعنی آسٹریلوی سیاح) جو پروفیسر ریگ کے نام نامی .... سے مشہور ہے یہ بھی آپ ہی کی سعی اور جوش کا نتیجہ ہے۔آپ نے آج کے تذکرہ پر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ حضور اس کے خیالات میں حضور کی ملاقات کے بعد عظیم الشان انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ پہلے وہ ہمیشہ جب اپنے لیکچروں میں اجرام سماوی وغیرہ کی تصاویر دکھاتا اور کبھی مسیح کی مصلوب تصویر پیش کیا کرتا تھا تو یہ کہا کرتا تھا کہ یہ مسیح کی تصویر ہے جس نے دنیا پر رحم کر کے تمام دنیا کے گناہوں کے بدلے میں اپنی اکلوتی جان خدا کے حضور پیش کی اور تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو کر دنیا پر اپنی کامل محبت اور رحم کا ثبوت دیا مگر اب جب کہ اس نے حضور سے ملاقات کی اور پھر لیکچر دیا تو مسیح کی مصلوب تصویر دکھاتے ہوئے صرف یہ الفاظ کہے کہ یہ تصویر صرف عیسائیوں کے واسطے موجب خوشی ہو سکتی ہے سچی تعریف اور ستائش کے لائق وہی سب سے بڑا خدا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 683)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ پروفیسر ریگ بعد میں احمدی ہو گئے اور مرتے دم تک اسی عقیدہ پر نہایت مضبوطی سے قائم رہے اور ان کے خطوط میرے پاس آتے رہے۔

(ذکر حبیب صفحہ 422 مطبوعہ قادیان دسمبر 1936ء)

حضرت مفتی صاحب ہی وہ عالی پایہ بزرگ ہیں جنہوں نے 1920ء میں احمدیہ مشن امریکہ کی بنیاد رکھی جس کے نتیجہ میں یہ نئی دنیا نہایت تیزی سے دین حق کی تجلیات سے بقعہ نور بنتی جا رہی ہے۔

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

شرف مکالمہ الٰہیہ پر ایک

عارفانہ بیان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یہ عاجز قریباً گیارہ برس سے شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہے اور اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ وحی درحقیقت آسمان سے ہی نازل ہوتی ہے۔ وحی کی مثال اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ دی جائے تو شاید کسی قدر تار برقی سے مشابہ ہے جو اپنے ہر ایک تغیر کی آپ خبر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے ایک خارجی اور شدید الاثر تصرف کا احساس ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ تصرف ایسا قوی ہوتا کہ مجھ کو اپنے انوار میں ایسا دبا لیتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اس کی طرف ایسا کھینچا گیا ہوں کہ میری کوئی قوت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس تصرف میں کھلا اور روشن کلام سنتا ہوں۔ بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں اور سچائی میں جو اثر اور ہیبت ہوتی ہے مشاہدہ کرتا ہوں اور وہ کلام بسا اوقات غیب کی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایسا تصرف اور اخذ خارجی ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا ثبوت ملتا ہے۔ اب اس سے انکار کرنا ایک کھلی کھلی صداقت کا خون کرنا ہے۔''

(برکات الدعاء صفحہ 26)

مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے ''Live'' پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

36واں مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست (Live) نشر ہو گا۔ خطبہ جمعہ (جو افتتاحی خطاب بھی ہو گا) کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حاضرین جلسہ سے تین خطاب فرمائیں گے۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن ''دسویں عالمی بیعت'' کی عظیم الشان تقریب ہو گی۔ان پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا دن 26 جولائی

تقریب پرچم کشائی — 5-55 سہ پہر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ (یہی افتتاحی خطاب ہو گا) — 6:00 بجے سہ پہر

تلاوت وترجمہ و نظم — 9-45 بجے شب

تقریر: محترم مولانا عبد الباسط صاحب — 10-00 بجے شب

عنوان: انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

تقریر (انگریزی): باباتروالے صاحب — 10-15 بجے شب

عنوان: گیمبیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

تقریر: مہمان مقرر — 10-30 بجے شب

نظم — 10-40 بجے شب

تقریر اردو: محترم عبد الماجد طاہر صاحب — 10-50 بجے شب

عنوان: سیرت النبی ﷺ (خدمت خلق)

اعلانات و نظم — 11-20 بجے شب

دوسرا دن 27 جولائی

تلاوت 'اردو ترجمہ' نظم — 3-00 بجے دن

تقریر: حافظ فضل ربی صاحب — 3-15 بجے دن

عنوان: تعلق باللہ کے ذرائع

تقریر: محترم منیر الدین شمس صاحب — 3-45 بجے دن

عنوان: رپورٹ وکالت تصنیف

نظم — 4-00 بجے دن

تقریر: محترم عطاء المجیب راشد صاحب — 4-05 بجے دن

عنوان: حضرت مسیح موعود کا قلمی جہاد

تقریر انگریزی:

محترم حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب — 4-35 بجے دن

عنوان: غانا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

اعلانات و نظم — 4-50 بجے دن

تلاوت وترجمہ و نظم از جلسہ گاہ مستورات — 5-00 بجے دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب — 5-15 بجے دن

تلاوت 'اردو ترجمہ' نظم — 9-00 بجے شب

تقریر: محترم نصیر احمد قمر صاحب — 9-15 بجے شب

عنوان: رپورٹ وکالت اشاعت

تقریر: محترم محمد انعام غوری صاحب — 9-30 بجے شب

ہندوستان میں احمدیت کی ترقی وخدمات

اعلانات و نظم — 9-45 رات

تلاوت وترجمہ و نظم — 10-15 رات

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — 10-45 بجے رات

تیسرا دن 28 جولائی

تلاوت وترجمہ 'نظم — 3-00 بجے دن

تقریر انگریزی: بلال اٹکنسن صاحب — 3-15 بجے دن

عنوان: دینی جہاد

تقریر انگریزی: محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب — 3-45 بجے دن

عنوان: جرمنی میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

نظم — 4-00 بجے دن

تقریر انگریزی: محترم رفیق احمد حیات صاحب — 4-10 بجے دن

عنوان: دین حق اور حقوق انسانی

معزز مہمانوں کی مختصر تقاریر اور پیغامات — 4-40 بجے دن

عالمی بیعت کی تقریب — 6-00 بجے سہ پہر

اختتامی اجلاس

تلاوت 'ترجمہ' نظم — 10-00 بجے رات

اختتامی خطاب ودعا: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

چین اور ہانگ کانگ میں بطور مربی خدمات کی توفیق پانے والے

محترم چوہدری محمد اسحاق صاحب کے خودنوشت حالات زندگی

آپ تحریک جدید کے ابتدائی واقفین زندگی میں سے ہیں اور 1937ء میں چین تشریف لے گئے

خاکسار محمد اسحاق 31 جولائی 1915ء کو ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں منگولے میں ایک خوش حال احمدی زمیندار خاندان میں پیدا ہوا۔

اپنے گاؤں کے امریکن سکول سے چوتھی جماعت تک۔ پانچویں سے آٹھویں جماعت تک احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان سے میٹرک پاس کیا۔ قادیان میں قیام ہوسٹل میں تھا۔ جب ہم قادیان میں جماعت نہم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تو میرے ساتھ چند اور طلباء نے مل کر ایک ماہوار رسالہ "اختر اسلام" کا اجراء کیا۔ مندرجہ ذیل دوست اپنے جیب خرچ سے اس کی اشاعت اور مفت تقسیم کی ذمہ داری بڑی خوشی سے برداشت کرتے تھے۔ نمبر 1 خاکسار نمبر 2 نذیر احمد ڈار مرحوم اور نمبر 3 طفیل احمد صاحب ڈار مرحوم جو میرے گاؤں کے قریب ننگل شاہو کے رہنے والے تھے نمبر 4 چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم (سابق صدر صدر انجمن احمدیہ)۔ نذیر احمد ڈار افریقہ میں اپنے والد صاحب کے ذریعہ پولیس میں افسر ہو گئے تھے ان کے بھائی طفیل احمد ڈار ڈاکٹر بنے۔ نذیر احمد ڈار ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ لندن کے صدر بھی رہے۔ یہ دونوں بھائی اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔

میں کبڈی کا بہت اچھا کھلاڑی تھا۔ والی بال، ہاکی اور کرکٹ بھی کھیل لیتا تھا۔ میں ہوسٹل میں میس کا انچارج اور دیگر امور کا مانیٹر تھا۔ میٹرک کے امتحان کے بعد میں بعارضہ دمہ بیمار ہو گیا۔ بیماری نے اس حد تک طول کھینچا کہ میں کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکا۔

وقف زندگی

نومبر 1934ء کے ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا اخبار الفضل میں حضور انور کا خطبہ پڑھ کر میں نے بیماری کے دوران ہی اپنے والد صاحب محترم سے وقف زندگی کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا ہماری مالی حالت اچھی ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم کم از کم بی اے کرنے کے بعد وقف کرو اس پر میں نے بیماری کی حالت میں ہی ڈرتے ڈرتے عرض کیا اگر اس وقت تک واقفین کی ضرورت ہی نہ رہی تو میں ثواب سے محروم رہ جاؤں گا اس پر والد صاحب نے دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے اس جذبہ کو قبول فرمائے۔ بے شک زندگی وقف کرو۔ اجازت ملتے ہی میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں وقف زندگی کی درخواست بذریعہ ڈاک بھیج دی مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ درخواست کا آخری فقرہ یہ تھا "کاش میں قادیان میں ہوتا تو وقف کرنے میں سابقون میں سے ہوتا" ہفتہ عشرہ میں حضور انور کا جواب آیا۔ اس کا ایک فقرہ بھی مجھے اب تک یاد ہے جو یہ تھا۔ "وہ لوگ جو قادیان سے باہر ہیں میری آواز پر فوراً بول پڑے ان کے برابر ہیں جو قادیان میں ہیں اور فوراً آگے آئے"۔

1935ء کے اوائل میں مجھے انٹرویو کے لئے بلایا گیا اور بطور انگریزی دان مربی مجھے منتخب کر لیا گیا۔ منتخب ہونے والوں میں میرا تیسرا نمبر تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص 73)

چین روانگی

مجھے 1937ء میں 27 ستمبر کو ہانگ کانگ اور چین جانے کا حکم ملا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ریلوے اسٹیشن قادیان پر تشریف لا کر معانقہ، مصافحہ اور دعا کے بعد رخصت فرمایا۔ روانگی سے قبل ایک دن میری درخواست پر مندرجہ ذیل نصائح اپنے دست شفقت سے تحریر فرما کر دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نصائح

فرمایا "اللہ تعالیٰ کی محبت سب اصول سے بڑا اصل ہے اس میں سب خیر اور سب برکت جمع ہے۔ جو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کرے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ نمازوں کو دل لگا کر پڑھنا اور باقاعدگی سے پڑھنا۔ ذکر الٰہی۔ روزہ۔ مراقبہ یعنی اپنے نفس کی حالت کا مطالعہ کرتے رہنا۔ سونا کم۔ کھانا کم۔ دین کے معاملات میں ہنسی نہ کرنا نہ سننا۔ مخلوق خدا کی خدمت، نظام کا ادب و احترام اس سے ایسی وابستگی کہ جان جائے اس میں کمی نہ آئے (دین) کے اعلیٰ اصول ہیں۔ قرآن کریم کا مطالعہ علم کو بڑھاتا دل کو پاک کرتا اور دماغ کو نور بخشتا ہے۔ سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا پڑھنا ضروری ہے۔ خدا کے رسولؐ اور مسیح موعودؑ اس کے خادم کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ہی جزو ہے۔ (-) تقویٰ ایک اہم شے ہے مگر بہت کم لوگ اس کے مضمون کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ سلسلہ کے مفاد کو ہر دم سامنے رکھنا۔ بلند نظر رکھنا۔ مغلوبیت سے انکار اور غلبہ احمدیت کے لئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونا چاہئے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

ہانگ کانگ اور چین میں خدمات

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہانگ کانگ اور چین میں ساڑھے تین سال تک خدمت دین کی۔ چینی اور انگریزی زبان میں وسیع پیمانے پر احمدیت کی صداقت کے متعلق کتابچے لکھ کر اور ان کی اشاعت کر کے فرض ادا کرتا رہا۔ بالمشافہ اور اشاعت کے ذریعہ چین کے مختلف علاقوں میں دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنے کی توفیق ملی۔ ہانگ کانگ میں پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے بہت سے لوگ فوج اور دوسرے سول کے محکموں میں ملازم تھے ان کو بڑے وسیع پیمانے پر زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ احمدیت سے متعارف کروایا گیا اور سیٹھ عبداللہ دین صاحب آف حیدر آباد دکن سے اردو لٹریچر منگوا کر مطالعہ کے لئے تقسیم کیا جاتا رہا۔ مجھ سے پہلے مربی محترم صوفی عبدالغفور صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی شہرۂ آفاق تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ ایک چینی پروفیسر سے کرایا تھا اس کی کئی ہزار کاپیاں چین کے ہر حصے میں تعلیم یافتہ طبقہ کو بذریعہ ڈاک بھجوائی گئیں چین پر جاپان کا میرے ہانگ کانگ پہنچنے سے پہلے قبضہ ہو چکا تھا۔ اور چین کے اندر جانا ناممکن تھا۔ چینی زبان کا سیکھنا بہت مشکل ہے۔ جب میں ہانگ کانگ پہنچا تو میں نے آٹھ صفحہ پر مشتمل ایک پمفلٹ انگریزی زبان میں لکھ کر اخبارات کو بھجوایا جس کا عنوان میں نے Divine Bi gal (آسمانی بگل) رکھا اور تقسیم کیا۔ سب سے زیادہ اشاعت والے اخبار South China Post کا نمائندہ میرا یہ پمفلٹ ساتھ لے کر انٹرویو کے لئے آیا اور اپنے اخبار میں میرا بیان اور حضرت مسیح موعود کی نمایاں فوٹو بھی شائع کی جس کا ترجمہ اخبار الفضل میں بھی شائع ہوا تھا۔ اسی طرح میں نے ایک کتابچہ انگریزی زبان میں لکھا جس کا عنوان (حقیقی دین) تھا اور ہانگ کانگ کے تعلیم یافتہ گھروں میں تقسیم کیا۔ جماعت احمدیہ کے انگریزی اخبار سن رائز میں یہ کتابچہ کئی اقساط میں شائع ہوا۔

A man of the age کا چینی ترجمہ ایک چینی پروفیسر سے کرا کر چین کے مسلمانوں میں تقسیم کیا چین کے شمالی صوبوں میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ جب میں وہاں گیا تھا چین میں مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ تھی۔ مذکورہ کتاب کی پانچ ہزار کاپی تقسیم کی گئی۔ مذکورہ کتاب انگریزی زبان میں مجھے سیٹھ عبداللہ دین صاحب نے بھجوائی تھی۔

مرکز کے پاس فنڈز کا یہ حال تھا کہ مجھے صرف 35 روپے ماہوار ملتے تھے اور میرے مکان کا کرایہ ایک سو ڈالر تھا۔ کھانے پینے اور اشاعت لٹریچر کا خرچ علیحدہ۔ مرکز کی ہدایت تھی کہ خود کاروبار کر کے روپیہ کمانا ہے اور میں اگر کچھ جانتا تھا تو صرف زمین میں فصلات کی کاشت۔ وجہ یہ کہ میں ایک زمیندار کا بیٹا تھا۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے۔ میرے مکان کے قریب ہی ایک کمرشل سکول تھا میں نے شام کی کلاسوں میں اس سکول میں داخلہ لے لیا تا کہ تجارتی اصولوں سے کچھ شد بد ہو جائے۔ اس سکول میں داخلہ کے بعد دعوت الی اللہ کا ایک نیا دروازہ کھل گیا اور مالی مشکلات بھی ختم ہو گئیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس سکول میں ایک سو کے قریب طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرتے تھے ان میں ایک بمبئی کا پارسی بھی تھا جس کے باپ کے چین کے اندر کئی تجارتی کارخانے اور ادارے تھے۔ اور اس کی ماں ایک مالدار چینی تاجر کی بیٹی تھی۔ میں چونکہ طلباء و طالبات میں تعلیمی حوالے سے بہترین طالب علم تھا اس لئے پارسی طالب علم جس کا نام کاؤس جی تھا میرا دوست بن گیا۔ دوسرے طلباء و طالبات بھی میرا بہت احترام کرتے تھے۔ چھ ماہ کے بعد سکول کا کورس اور امتحان اختتام پذیر ہو گئے۔ اس عرصہ میں کاؤس جی اور میرا تعلق دوستی کافی ترقی کر چکا تھا اور کاؤس جی قریباً روزانہ ہی مجھ سے ملنے کے لئے آیا کرتا تھا۔

ایک دن اس نے مجھے بڑی محبت سے کہا کہ ہم گہرے دوست ہیں ہم دونوں شراکت میں تجارت کریں۔ اور اس کی تجویز یہ تھی کہ یہ کاروبار امپورٹ ایکسپورٹ کا ہو میں نے اسے کہا کہ اس کام کے لئے بہت زیادہ سرمایہ چاہئے جو میرے پاس نہیں۔ کاؤس جی نے جواب دیا کہ میرے پاس سرمایہ بھی ہے دفتر بھی ہے کار بھی ہے۔ کسی چیز کی کمی نہیں اس مرحلہ پر میں نے کہا کہ سب کچھ تو آپ کے پاس ہے پھر میرا منافع میں حصہ کیوں ہو۔ اس پر کاؤس جی جذباتی ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگا ہم دوست نہیں؟ اس کے مخلصانہ اصرار اور جذبات کو دیکھتے ہوئے میں نے اس کی شراکت میں کام کرنا منظور کر لیا۔ اور کاؤس جی لاکھ روپیہ لے کر جاپان چلا گیا اور وہاں سے کپڑا خرید کر لے آیا۔ میں صرف مغرب کے بعد دفتر میں جا کر آمد و خرچ اور منافع کا حساب رجسٹر میں درج کر دیتا تھا۔ اس کاروبار سے معقول منافع شروع ہو گیا اور کاؤس جی بڑی دیانتداری اور خوشی سے نصف منافع مجھے دیتے رہے جس سے میرے وارے نیارے ہو گئے۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مالی مشکلات سے نجات

کا حل نکل آیا ہے- کاؤس جی کو اردو' انگریزی چینی زبانوں پر عبور تھا- جب بھی ضرورت ہوتی وہ میرے ترجمان کا بھی خوشی سے کام کرتا- ایک نو احمدی مسٹر اچیونگ جو کلکتہ میں رہ کر گیا تھا بھی عندالضرورت ترجمانی کرتا تھا اس کے علاوہ اس کی چار بیٹیوں نے قرآن مجید بھی پڑھ لیا- مالی مشکلات ختم ہونے کے بعد دعوت الی اللہ میں بھی آسانیاں پیدا ہو گئیں-

1939ء میں جنگ عظیم دوم شروع ہوئی تو میں نے اپنے سابق سکول کے ایک استاد ایک استانی اور پچاس طلبہ وطالبات کو ایک ہوٹل میں شام کے کھانے کی دعوت دی جس کی اصل غرض دعوت دین حق تھی- کھانے کے بعد میں نے تقریر کی- جنگ کی ہولناکیوں کے حوالہ سے میں نے حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر کا انگریزی ترجمہ حفظ کر رکھا تھا جو یہ ہے-

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی امن میں نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتا دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں- وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا لیکن اب وہ خاموش نہیں رہے گا اور ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا- نوح کا زمانہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے- توبہ کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے- جس کے کان سننے کے ہوں سن لے کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے-

میرے جوش اور جذبے کو محسوس کرتے ہوئے حاضرین نے خوب تالیاں بجائیں-

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی سنانے کے بعد میں نے تشریح کی کہ دیکھو جس ترتیب سے پیشگوئی کے فقرات ہیں اسی طرح جنگ وسط یورپ جرمنی سے شروع ہوئی جس نے پولینڈ پر حملہ کیا اس کے بعد یہ جنگ ایشیا اور جزائر تک پھیل گئی اور کوئی ملک اس عذاب سے نہیں بچا- اجلاس کے اختتام پر میری شفیق استانی مس ایلس مار Alismar میرے پاس آئی تقریر کی تعریف بھی کی اور سر پر ہاتھ رکھ کر پیار بھی کیا- کاؤس جی کا ذکر ہو چکا ہے اس ضمن میں جب میں جنگ کے بعد بمبئی میں تھا- تو مجھے ایک بزرگ دوست صوفی عبدالغفور صاحب جو مجھ سے پہلے ہانگ کانگ میں مربی تھے کا دہلی سے خط ملا کہ مجھے کسی رشتہ دار نے لکھا ہے کہ کاؤس جی ہندوستان آ کر آج کل اپنے رشتہ داروں کے ہاں بمبئی میں مقیم ہے اسی دن میں نے انگریزی' اردو اور گجراتی زبان کے اخباروں میں مشتہر کرا دیا- اس اشتہار کو پڑھ کر تیسرے دن کاؤس جی مجھے ملنے آیا- اس نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ ہانگ کانگ پر جاپانیوں نے اس پیمانہ پر ہوائی حملہ کیا کہ اڑھائی گھنٹہ کے اندر پورا شہر تباہ و برباد ہو گیا- اور میں وہاں سے مغربی چین اور تبت کے راستے ہندوستان پہنچ گیا- کبھی راستہ میں کوئی سواری بھی مل جاتی تھی- اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ دور کے رشتہ داروں کے ہاں قیام کئے ہوئے ہے اور ایک فرم جس کا دفتر تاج محل ہوٹل میں ہے کے پاس دو سو روپیہ ماہوار پر ملازم ہے- اس مرحلہ پر اس کے آنسو جاری ہو گئے- ایک وقت کاؤس جی کروڑ پتی تھا اور آج دو سو روپیہ ماہوار پر نوکری کر رہا ہے- میں بمبئی میں تقسیم ہند تک رہا اور ہم اس وقت تک ملتے رہے- مجھ سے جس حد تک ممکن تھا کاؤس جی کی مالی خدمت بھی کرتا رہا- لیکن جو سلوک اس نے مجھ سے ہانگ کانگ میں کیا اس کے مقابلہ میں یہ خدمت بہت کم تھی- ہانگ کانگ کی فوج کا ایک حصہ توپ خانہ بھی تھا اس میں سے ایک نوجوان نے میرے ذریعہ احمدیت کی صداقت قبول کر لی اس کا نام جمال دین اور سکونت پاکستان کے ضلع گجرات کے ایک گاؤں چک سکندر میں تھی جمال دین دلیر' طاقتور اور غیرت مند احمدی تھا- اس کی دعوت کے نتیجے میں توپ خانہ میں کئی احمدی ہو گئے- توپ خانہ میں شور وغل پر احمدیوں کا پہلے تو کھانا علیحدہ کر دیا گیا اور بعد میں نوبت یہاں تک پہنچی کہ نئے احمدیوں اور جو ہندوستان سے احمدی گئے ہوئے تھے (ان میں ایک ڈاکٹر شیر محمد عالی بھی تھے) ان کو بھی ملازمت سے فارغ کر کے ہانگ کانگ سے ہندوستان بھیج دیا- میں ان ایام میں 90 میل دور دعوۃ الی اللہ کے دورہ پر تھا- واپسی پر جب مجھے اس ظلم کا علم ہوا تو میں توپ خانے کے جرنیل کو جا کر ملا اور احمدیوں کی ملازمت سے فراغت کی وجہ دریافت کی اس نے کہا کہ جاپانی فوج ہانگ کانگ سے 32 میل پر ہے اگر وہ ہانگ کانگ پر حملہ کریں تو توپ خانے میں احمدیوں میں اختلاف کی وجہ سے ہم جاپانیوں کا کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں- میں پہلے ہی بہت دکھی تھا میں نے کرسی سے اٹھ کر بڑے جوش و جذبہ سے انگریزی میں جواب دیا-

ترجمہ: وقت آنے دیجیئے جب جاپانی ہانگ کانگ پر حملہ کریں گے تو احمدیوں کو فارغ کرنے کے ظلم کی پاداش میں تین دن بھی مقابلہ نہیں کر سکو گے-

اسی رات مجھے بھی گرفتار کر کے بحری جہاز کے ذریعہ واپس بھیج دیا گیا- میں ہفتہ عشرہ کے بعد قادیان پہنچا تو اس وقت تک جاپانیوں نے ہانگ کانگ پر بمباری کر کے پورے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی- اور انگریزوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے- قادیان پہنچنے کے چند دن بعد سیالکوٹ' جہاں سے میرا پاسپورٹ بنا تھا' کی پولیس نے آ کر مجھے گرفتار کر لیا- خدا گواہ ہے کہ مجھے سیالکوٹ جیل میں اس حد تک آرام ملا کہ گھر میں بھی نہیں مل سکتا-

جیل کا ایک دلچسپ واقعہ پڑھ کر آپ حیران ہوں گے-

چوہدری غلام مرتضٰی صاحب بیرسٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد سیالکوٹ جیل میں اسسٹنٹ کے عہدے پر ملازم ہو کر آئے- ایک دن جیل کا ایک سپاہی میرے پاس آیا اور کہا کہ اسسٹنٹ صاحب آپ کو بلا رہے ہیں- میں نے اسے جواب دیا کہ انہیں کہو مجھے آپ سے کوئی کام نہیں اگر آپ کو کوئی کام ہے تو میرے پاس تشریف لے آئیں- وہ تشریف لائے اور آتے ہی آپ نے فرمایا- کہ میں نے آپ کا ریکارڈ اور پاسپورٹ جس میں آپ کا نام محمد اسحاق احمدی درج ہے' دیکھا تو میں نے اسی وقت آپ کے لئے ناشتہ تیار کرا کر میز پر رکھا دیا ہے- مجھے بہت شرمندگی ہوئی- اور چوہدری صاحب سے معذرت کی اور عرض کیا کہ میرا ناشتہ بہت پہلے رشتہ داروں کے گھر سے آ چکا ہے اس کے کچھ عرصہ بعد چوہدری غلام مرتضٰی صاحب نے ملازمت چھوڑ کر تحریک جدید کے ماتحت جماعت احمدیہ کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی اور اس دوران میں اور وہ ایک دفتر میں لمبے عرصہ تک کام کرتے رہے-

جیل میں ایک ہفتہ رہنے کے بعد مجھے اپنے گاؤں میں رہنے کا پابند کر دیا گیا-

حقیقت یہ ہے کہ میرا اپنے گاؤں کی حدود کے اندر پابند رہنا ایک نعمت تھا- میرے والد صاحب بوڑھے ہو چکے تھے- ایک بھائی ملائشیا میں جنگی قیدی تھا اور ایک بھائی قادیان میں زیر تعلیم تھا- میں نے زمیندارہ کام کی نگرانی بڑے احسن رنگ میں سنبھال لی- اور ہماری معقول آمد پہلے سے بھی زیادہ ہونے لگی-

بمبئی میں تقریر

10 اکتوبر 1945ء کو میری پابندی ختم ہو گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے بطور مربی بمبئی بھیج دیا- قادیان میں بجلی کا سامان بنانے کے کئی کارخانے تھے بمبئی میں ان کی بہت مانگ تھی اس کی فروخت کی ذمہ داری بھی میرے سپرد کی گئی- بمبئی سے یہ مال عرب ممالک میں برآمد کیا جاتا تھا- 10/اکتوبر کا دن میرے اور میرے خاندان کے لئے بہت مبارک ثابت ہوا- نمبر 1 میری آزادی کی چٹھی ملی- نمبر 2 میرا بھائی عثمان غنی جاپانیوں کی قید سے آزاد ہو کر آیا نمبر 3 اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا کیا جو اپنی زندگی میں بہت کامیاب اور خوشحال ہے- تقسیم ملک کے بعد میں نے بحیثیت معاون وکیل (سپرنٹنڈنٹ) کام کیا- تحریک جدید کے ماتحت جو کام میرے سپرد ہوئے وہ کسی قدر تفصیل سے درج ذیل ہیں- تقسیم ہند کے بعد 16 نومبر 1947ء کے قافلے میں قادیان سے لاہور پہنچا- میں نے اپنا نام قادیان میں رہنے کے لئے پیش کیا تھا لیکن مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بلا لیا- لاہور پہنچ کر جودھامل بلڈنگ کے دفاتر جب میں نے دیکھے اور کارکنان کی کسمپرسی دیکھی- شدید سردی میں گرم بستر بھی ان کے پاس نہیں تھے- میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ میرے والد صاحب علاقہ کے خوش حال زمیندار ہیں- اور احمدیوں کے علاوہ غیر احمدیوں میں بھی ان کی بہت عزت ہے- خصوصاً جماعت کے بے لوث خدمت گار اس لئے مجھے اجازت مرحمت فرمائی جائے کہ میں ان کے ذریعہ جتنے ممکن ہوں گرم بستر لا کر جماعتی انتظام کے ذریعہ تقسیم کرا دوں- حضور میری یہ تجویز سن کر بہت خوش ہوئے اور مجھے اجازت دے دی- میں اسی دن اپنے گاؤں منگو لے چلا گیا اور اپنے والد صاحب کے توسط سے دو سو مکمل گرم بستر جمع کر لیے- برادرم میجر چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے ٹرک کا انتظام کر دیا اور میں نے تین دن بعد لاہور پہنچ کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ یہ بستر تقسیم کرا دئے-

1954ء میں جماعت کی کنری کی اراضی پر مخالفین نے قبضہ کر لیا تھا حضور کے ارشاد پر اسے آزاد کروایا- کنری سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد مجھے حکم ملا کہ گوجرہ میں تیل کی فیکٹری لگانے کے لئے امریکہ سے ایک لاکھ روپیہ قیمت ادا کر کے مشینری منگائی تھی- اب فیکٹری لگانے کی سکیم منسوخ کر دی گئی ہے آپ اسے فروخت کرنے کے لئے کراچی جائیں- مشینری ڈاک یارڈ کراچی میں خراب ہو رہی ہے- اس پر میں نے اگلے دن ہی انگریزی' اردو اور گجراتی زبان میں اشتہار شائع کرا دیئے- اس مشینری کی خرید کے لئے کئی تاجر میرے پاس آئے- اور میں نے یہ مشینری ایک لاکھ پچیس ہزار (125000) روپیہ میں فروخت کر دی- میری کراچی سے واپسی پر معقول رقم انعام بھی ملی- مرکز کی ہدایت تھی کہ ایک لاکھ میں فروخت کروں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں پچیس ہزار زائد پر فروخت کرنے میں کامیاب ہو گیا- مرکز جماعت احمدیہ میں میرے ذمے ایک اور کام بھی تھا- دفتر خدمت درویشاں جس کے ناظر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تھے- اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حسابات آڈٹ کرنا میری ذمہ داری تھی- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میرے کام سے بہت خوش تھے- دو دفعہ آڈٹ کے لئے مجھے قادیان بھجوایا ایک دفعہ تو میں تین مہینے تک قادیان دارالامان میں انجمن احمدیہ کے دفاتر کا آڈٹ کرتا اور وہاں کی پاک فضا میں عبادات کا لطف حاصل کرتا رہا-

1963ء میں تحریک جدید سے پنشن پر ریٹائر ہونے کے بعد میں نے ربوہ کے قرب و جوار میں زرعی اراضی لے کر بڑی کامیابی سے سات آٹھ مربعہ زمین میں کاشت کا کام کیا-

جنگ عظیم کے دوران عرصہ چار سال میں اپنے گاؤں کی حدود سے باہر نہیں جا سکتا تھا- اور اس عرصہ میں اپنی اراضی میں کاشت کاری کا تجربہ تھا- وہ تجربہ ربوہ کے اردگرد زمین کی کاشت میں مد ثابت ہوا- اس کام سے مجھے اندازہ سے کہیں زیادہ منافع ہوا- جس کے نتیجے میں میں اس بڑھاپے کے وقت بڑی آسانی کے ساتھ خوش حال زندگی بسر کر رہا ہوں-

مرکز کی طرف سے جب جب مختلف مدات میں چندہ جات کی تحریک اور مطالبہ ہوا مجھے اللہ تعالیٰ نے اس میں دل کھول کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی- وصیت کے علاوہ تحریک جدید' وقف جدید' جوبلی فنڈ' بیوت الذکر بیرون' چندہ انصاراللہ' صدقات المختصر ہر مد میں بشرح صدر مالی قربانی کی توفیق اللہ تعالیٰ دیتا رہا- میں کاشت کاری کا کام اپنے گاؤں میں اپنی ملکیت اراضی میں بھی کر

سکتا تھا۔ لیکن مرکز کی زندگی سے محروم نہیں ہونا چاہتا تھا۔ 1953ء میں بیت اقصیٰ ربوہ کے سامنے ایک کنال میں میں نے 50 ہزار کی لاگت سے دومنزلہ مکان بھی تعمیر کرایا۔ اور شروع 1997ء میں دارالصدر شمالی میں ایک کنال میں تعمیر شدہ مکان بھی خریدا جس میں آج کل میری رہائش ہے۔

1953ء میں جب دارالبرکات میں میرے مکان کی تعمیر ہو رہی تھی دارالبرکات میں ایک درمیانے درجہ کی بیت الذکر بھی تعمیر کرائی جس کا خرچ میرے والد ماجد نے ادا کیا اور اس کے بعد محلہ مذکور کی آبادی زیادہ ہوئی تو مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب صدر محلہ نے ایک اور کمرہ تعمیر کرایا جس کا خرچ محلہ کے دوستوں نے مل جل کر ادا کیا۔ 1991ء میں دونوں کمرے گرا کر نئے سرے سے کافی بڑی بیت الذکر تعمیر ہوئی۔ تعمیر کی نگرانی کے لئے میرا انتخاب ہوا اور میں نے 9 مہینے تک بڑی محنت سے یہ بیت تعمیر کی۔

جب حضور انور لندن تشریف لے گئے اور جماعت احمدیہ کے مخلص احباب اپنے آپ کو یتیم سمجھتے تھے یہ عاجز محمد الحق دنیا کے آرام و آسائش اور خوشحالی کے باوجود قلبی و ذہنی سکون کھو بیٹھا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب طبیعت بحال ہوئی تو حضور کی خدمت میں درج ذیل عریضہ بھجوانے کی جسارت کی جس کا جواب حضور نے اپنے دست شفقت سے مرحمت فرمایا۔ میں نے لکھا تھا

اس وقت ٹھیک سے یاد نہیں غالباً مصلح الدین راجیکی کے اشعار ہیں۔

تم تو جاتے ہو فی امان اللہ۔ کون ہوگا شریک تنہائی
درد والے ہی جان سکتے ہیں۔ درد مندوں کی ناشکیبائی
دل پریشاں ہے گھبرایا ہے۔ کس کو بھولی ہے تیری رعنائی
یہ بھی شاید تری عنایت ہے۔ بیٹھے بیٹھے جو آنکھ بھر آئی

1948ء میں حضور کی عمر 20 سال ہوگی۔ حضور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ جو لاہور میں ہوا میں اپنی ایک نظم پڑھی۔ جس کا ایک شعر مجھے اب تک یاد ہے۔ جو ظالموں کے جور و تشدد کی عکاسی کرتا ہے وھوھذا

غضب ہوا کہ مشرکوں نے بت کدے بنا دیئے
خدا کے گھر کہ درس وحدت خدا جہاں ملے

اس شعر کی اپنے موجودہ حالات سے تطبیق دل پر سنگ گراں بن کر قیامت ڈھا رہی ہے۔

حضور کا تڑپا دینے والا جواب آیا

کاش مصلح الدین مرحوم کے اشعار جانے والوں کے لئے نہیں بلکہ پیچھے رہنے والوں کے لئے ہوتے تو میرے جذبہ کو بھی کچھ آواز مل جاتی۔ آپ سب کے دلوں میں جو محض للٰہی محبت اور وفا کے جذبات اس عاجز کے لئے موجزن ہیں کچھ انہی سے اندازہ کرلیں کہ جب آپ سب کے لئے بے پناہ محبت کا سمندر میرے تنہا سینے میں تلاطم برپا کرتا ہوگا تو اللہ کے خاص فضل اور نصرت کا قوی ہاتھ اگر ہر دم مجھے تھامے نہ رکھے تو میں کیسے زندہ رہوں۔ یہ محض اس کے فضل کا اعجاز ہے کہ فکروں کا ہمالہ مجھے کچل کر ریزہ ریزہ کر دینے کی بجائے وہ میرے حوصلہ اور میرے عزم کو ہر دم نئی قوت بخشتا اور نئی سربلندی عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا کے طوفانوں سے ٹکرانے کا حوصلہ اپنے اندر پاتا ہوں۔ اشداء علی الکفار اور بالمومنین رؤف رحیم کے جو معنی رگ و پے سے گزر رہے ہیں اور وجود کے ذرے ذرے میں جذب ہوتے جاتے ہیں پہلے کبھی ان آیات کے مضمون کی اس بلند شان تک میرے تصور کو رسائی نہیں ہوئی تھی۔ پھر سوچتا ہوں کہ میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر ان آیات کا جو مضمون گزرا میں تو اس کے خاک پا کو بھی چھو نہیں سکتا۔ تب دل سے جو درد اٹھتا ہے اس کی کیفیت کا بیان ممکن نہیں۔ میرے حوصلوں کی بلندیاں میرے غموں کے سربفلک طوفان آپ کی عظمت کے حضور مٹی ہو جاتے ہیں ایک فقیر بےنوا کے سوا میرا کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔

سب احباب کو میرا محبت بھرا سلام اور پیار۔ آپ کی دعاؤں کے تحفے ہر آن مجھے ملتے ہیں اور میری دعائیں تو آپ کے لئے ہی ہیں۔

1990-91ء کے تحریک جدید کے سال 57 کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جن واقفین کو خوش نصیبی کا سرٹیفکیٹ عطا کیا ان میں خاکسار محمد الحق بھی شامل ہے۔ حضور نے فرمایا۔

تحریک جدید کے اولین واقفین' جہاں تک واقفین کا تعلق ہے حضرت مصلح موعود کی تحریک کے نتیجے میں نوجوانوں کا جو پہلا دستہ دنیا میں پھیلا گیا۔ ان کے نام میں پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں۔ مولوی غلام حسین صاحب۔ صوفی عبدالغفور صاحب۔ صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب ناصر۔ ملک محمد شریف صاحب گجراتی اور مولوی محمد دین صاحب (یہ سب اس خطبہ سے پہلے اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) ان کے علاوہ تین خوش نصیب ایسے بھی تھے جو آج بھی زندہ ہیں ان میں سے ایک احمد خان ایاز جو ہنگری کے مربی بنائے گئے پھر پولینڈ بھی گئے۔

ایک مولوی رمضان علی صاحب جو آپ کی یعنی انگلستان کی جماعت کے ممبر ہیں اور ایک چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہیں۔ تو یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے نہ صرف آواز پر لبیک کہا بلکہ ان کی پیش کش قبول فرمائی گئی اور ان کو اس لحاظ سے یہ سعادت بخشی گئی کہ تحریک جدید کے اجراء کے بعد جو دستہ دنیا میں پھیلایا گیا ان میں یہ شامل تھے۔"

مجھے یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لئے ملی کہ میرے والد صاحب نے ہماری تربیت دینی ماحول میں کی۔ ہمارے علاقہ میں کئی ہائی سکول ہونے کے باوجود مجھے اور میرے بھائی کو قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم دلوائی جہاں کا ماحول اور تعلیم دینی تھا۔

اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر کرے اور خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

مصلح ربانی کی بیعت کا روح پرور واقعہ

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

ماحول ربوہ میں جن خوش نصیب بزرگوں کو مصلح ربانی امام الزمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس عہد میں بیعت کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب حلال پوری بھی تھے جنہیں 1907ء کے آخر میں بذریعہ کارڈ بیعت کی سعادت ملی آپ کا اسم گرامی "سلسلہ حقہ کے نئے ممبر" کے زیر عنوان اخبار بدر" قادیان 24 اکتوبر 1907ء صفحہ 11 کالم 1 میں نمبر 4 پر شائع شدہ ہے اس طرح آپ کو حضرت اقدس کے مندرجہ ذیل مصرعہ کے مصداق بننے کا تاریخی موقع میسر آیا ع

وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی

ذیل میں حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کے قلم سے ان کے ایمان افروز حالات قبول احمدیت سپرد قرطاس کئے جاتے ہیں۔

"میں رہنے والا حلالپور تحصیل بھلوال کا ہوں۔ اس وقت میری عمر 62 سال کی ہے۔ میں موصی ہوں۔ میں نے وصیت میں چار کلے یعنی 26 کنال زمین اپنی زندگی میں ہی وصیت کر کے ذمہ انجمن کر دی ہے۔ جو فروخت بھی ہو چکی ہے۔ میں قوم نون سے ہوں۔ اور ہمارے آباؤ اجداد کا کچھ تعلق دوالمیال ضلع جہلم میں بھی ہے۔

میں اپنے والد صاحب حافظ غلام محمد صاحب کے ساتھ دوالمیال میں اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے گیا۔ وہاں کے باشندے ہمارے والد صاحب کو ولی اللہ سمجھتے تھے۔ اور اکثر ان کے مرید بھی تھے۔ اس لئے والد صاحب کبھی کبھی وہاں جاتے تھے۔ وہاں ایک حافظ صاحب رہتے تھے ہم اس کے پاس اکثر بیٹھتے تھے۔ وہ احمدی تھے انہوں نے ہم کو دعوت الی اللہ کی۔ میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔ بار بار میں ان کے پاس جاتا اور ان کی باتیں سنتا تھا۔ میرے دل نے بچپن سے ہی اس بات کو تسلیم کر لیا تھا کہ یہ سلسلہ سچا اور الٰہی سلسلہ ہے۔ میں نے قرآن مجید کے دو پارے بھی حافظ صاحب سے یاد کئے۔ افسوس کہ اب بھول گئے۔ لیکن میں بے نماز اور صوم وصلوٰۃ کا پابند نہ تھا۔ اس وجہ سے برے کاموں میں ملوث ہو گیا۔ اور نشہ وغیرہ کا بھی عادی تھا۔ میں نے بیعت میں اس لئے دیر لگائی کہ میرا خیال تھا کہ میرے جیسا برا آدمی کیوں احمدیت کو بدنام کرے۔

1907ء میں میں نے بذریعہ کارڈ کے بیعت کی۔ بیعت سے پہلے میں ایک دفعہ قادیان دارالامان میں برائے علاج جسمانی آیا تھا۔ اور حضرت اقدس کو دیکھا تھا۔ اور میں بغیر بیعت کئے واپس آ گیا تھا۔

اس کے بعد ایک دفعہ مجھے مولوی محمد اسماعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے چچا حافظ خدا بخش صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان کو مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ اور دعوت الی اللہ کی سچی روح ان میں تھی۔ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ اگر تو دل سے حضرت مسیح موعود کو سچا سمجھتا ہے۔ اور دل سے احمدی ہے۔ تو بیعت کیوں نہیں کرتا۔ میں نے کہا کہ میرے افعال برے۔ کس طرح بیعت کروں؟ حافظ خدا بخش صاحب نے کہا۔ کہ بیعت کر لو۔ نہیں تو جاہلیت کی موت مرو گے۔ میں نے کہا کہ قادیان جانے کی میں استطاعت نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا۔ پھر جس وقت طاقت ہوئی چلے جانا۔ ایک کارڈ لاؤ۔ میں نے کارڈ لا کر دیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کارڈ بیعت کا لکھا۔

ان دنوں طاعون کا زور تھا۔ میں نے اعلان کر دیا کہ اگر میں مر جاؤں۔ تو میرا جنازہ غیر احمدی نہ پڑھیں بلکہ احمدی ساکنان دوالمیال پڑھیں۔

بیعت کی قبولیت کا خط آیا۔ میں نے حافظ خدا بخش صاحب سے کہا کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے ہم پر حرام کئے ہیں۔ ان کا میں قائل ہوں اور جو حلال کئے ہیں ان کو بھی جانتا ہوں۔ اس دن سے میں نماز کا پابند ہوں۔ اور افعال شنیعہ سے تائب۔ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم رکھے۔

اس وقت میری نرینہ اولاد ایک لڑکا ہے۔ جو مڈل سکول کی ساتویں جماعت کا امتحان دے چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور خادم دین بنائے۔

میرے رشتہ داروں میں اس وقت کوئی احمدی نہیں۔ دو بھائی فوت ہو چکے ہیں۔ صرف میرے ایک بھتیجے نے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اور گل محمد اس کا نام ہے۔ "حافظ عبدالعزیز حلالپور"

(اخبار الحکم قادیان دارالامان 14 اگست 1938ء صفحہ 5)

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ حضرت حافظ صاحب نے اپنے پرکیف واقعہ بیعت کے آخر میں اپنے جس اکلوتے فرزند کا ذکر فرمایا ہے اس سے مراد مکرم جناب عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ہیں

آپ کے حق میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل رفیق حضرت مسیح موعود (متوفی 8 فروری 1940ء بعمر 56 سال) نے اسی روز سے آپ کے لئے متضرعانہ دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا جب سے انہیں ان کی ولادت کا علم ہوا چنانچہ آپ نے اخبار الفضل قادیان کے لئے حسب ذیل نوٹ تحریر فرمایا جو 16 جولائی 1926ء کے شمارہ میں سپرد اشاعت ہوا۔

"برادر میاں عبدالعزیز صاحب نون احمدی

باقی صفحہ 6 پر

سیف الرحمٰن سیفی صاحب

برفانی چوٹیوں کے دامن میں

خوبصورت وادی نلتر

قراقرم کے پہاڑوں میں پوشیدہ، بظاہر نگاہوں سے اوجھل، مگر سرسبز وشاداب، برفانی چوٹیوں سے گھری ہوئی، پائن، سپروس، برچ اور جونیپر کے درختوں کی دولت سے مالا مال، ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے اور سبز گھاس پر جگہ جگہ بھیڑ بکریوں کے غول نظر آتے ہیں یہ وادی نلتر ہے جو کہ گلگت کے شمال میں قریباً 42 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ انیس کلومیٹر لمبی یہ وادی جو کہ سطح سمندر سے 2880 میٹر بلند ہے گرمیوں کے موسم میں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔ وادی نلتر دو طویل ٹریکس کا نقطہ آغاز ہے یعنی اشکو مان کی طرف براستہ نلتر پاس 4600 میٹر اور چاٹ کی طرف براستہ دیانتر پاس 4636 میٹر۔ ان ٹریکس پر جانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے پاس مکمل سامان ہو۔

نلتر جانے کے لئے دریائے ہنزہ کے غربی کنارے پر نول تک سفر کرنا پڑتا ہے۔ نول تک پختہ سڑک ہے جبکہ نول سے آگے کچا جیپ کا راستہ ہے۔ نول ایک چھوٹا قصبہ ہے جو کہ گلگت سے قریباً ایک گھنٹے کا سفر ہے یہاں پر ضروریات زندگی کی تمام اشیاء دستیاب ہیں۔ نول ایک سرسبز وشاداب قصبہ ہے اور دریائے ہنزہ کے کنارے ایک خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ نول تک پبلک بس میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے آگے جانے کے لئے سستے داموں جیپ حاصل کی جا سکتی ہے یا آپ پیدل ہی (اگر آپ ٹریکنگ کا شوق رکھتے ہیں) چھ گھنٹوں میں نلتر پہنچ سکتے ہیں لیکن پیدل چلنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ مکمل طور پر فٹ ہوں۔ جونہی آپ نلتر کی وادی میں قدم رکھیں گے، وادی کا قدرتی حسن اور خوبصورتی آپ کا دل موہ لے گی اور آپ اپنی تھکاوٹ کو یکسر فراموش کر دیں گے۔

: سمندر سے کافی بلند ہونے کی وجہ سے وادی نلتر کا مزاج سرد ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو گرمیوں کے موسم میں بھی گرم کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ نلتر میں سالانہ تقریباً 410 ملی میٹر بارش ہوتی ہے جو کہ گلگت کی نسبت 3 گنا زیادہ ہے اس وجہ سے یہاں لکڑی کی فراوانی ہے جو کہ قدرت کی طرف سے انمول تحفہ ہے۔ سردیوں میں یہ وادی مکمل طور پر برف سے ڈھکی ہوتی ہے چنانچہ زیادہ تر لوگ نچلے علاقوں میں آ جاتے ہیں۔

لوگ اور پیشے: وادی نلتر کے لوگ تندرست اور توانا اور مہمان نواز ہیں۔ اس علاقے کے لوگوں کا زیادہ تر پیشہ گلہ بانی ہے اور یہی ان کی گزر اوقات کا ذریعہ ہے لیکن اب آہستہ آہستہ تعلیم کی طرف لوگوں کا رجحان بڑھ رہا ہے اور یہ علاقہ بتدریج ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

قابل دید مقامات: یوں تو تمام تر وادی ہی قدرت کی رعنائیوں سے بھرپور ہے لیکن اس وادی میں نلتر جھیل ذہنوں پر انمٹ اور خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ یہ جھیل نلتر بالا سے تقریباً 4 گھنٹے پیدل یعنی قریباً 11 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یوں تو جھیل تک جیپ پر بھی پہنچا جا سکتا ہے مگر پیدل جانے کا الگ ہی لطف ہے کیونکہ راستے میں پائن کے درختوں کے بیچوں بیچ گزرتے ہوئے بہت بھلا محسوس ہوتا ہے۔ نلتر بالا سے جھیل کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جگہ جگہ مویشی چرانے والوں کی جھونپڑیاں دکھائی دیتی ہیں جو کہ گرمیوں میں مویشی لے کر یہاں آ جاتے ہیں۔ اس علاقے میں برچ کا درخت ہے جس کی چھال بطور Wrapping Paper استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں کے لوگ اس چھال میں مکھن لپیٹ کر زمین میں محفوظ کرتے ہیں۔ جب آپ جھیل پر پہنچتے ہیں تو اس جھیل کا گہرا سبز رنگ آپ کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائے گا۔ اس جھیل کا رنگ گہرا سبز ہے مگر بعض جگہوں پر ہلکی سی نیلاہٹ لئے ہوئے ہے۔ یہ رنگوں کا امتزاج آنکھوں کو بہت بھلا محسوس ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں گھری ہوئی یہ جھیل نلتر جانے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ اگر آپ نلتر جائیں تو اس کی حسین یادیں تادیر آپ کے ذہنوں پر نقش رہیں گی۔

بقیہ صفحہ 5

ساکن حلال پور ضلع شاہ پور کے گھر 22 جون (1926ء) کو لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالسمیع رکھا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے اور اپنا پیارا اور دین کا سچا خادم بنائے۔

آمین خاکسار محمد اسمٰعیل مدرسہ احمدیہ قادیان'

(صفحہ 2 کالم 3)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34284 میں محمد زاہد ولد محمد یونس قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زاہد ولد محمد یونس ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34285 میں آصف رشید ولد عبدالرشید صاحب قوم آرائیں پیشہ دوکاندار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آصف رشید ولد عبدالرشید ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34286 میں محمد صالح ولد احمد دین قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین واقع ناصر آباد فارم رقبہ 8 ایکڑ مالیتی/-400000 روپے۔ 2۔ پلاٹ واقع کنری رقبہ 10 مرلے مالیتی/-200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-32000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد صالح ولد احمد دین ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34287 میں حنیف احمد ولد محمد صالح قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ واقع ناصر آباد فارم مالیتی/-120000 روپے۔ 2۔ بھینس ایک عدد مالیتی/-25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حنیف احمد ولد محمد صالح ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

اطلاعات و اعلانات

تربیتی پروگرام دارالعلوم غربی ثناء

مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ کا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 21 تا 23 جون 2002ء تک منعقد ہوا۔ جس میں خدام میں بیداری پیدا کرنے کیلئے مختلف علمی، تربیتی اور ورزشی پروگرام رکھے گئے۔ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی طرف خصوصی توجہ دی گئی دو خیمے بھی لگائے گئے۔ پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 23 جون بروز اتوار کو بعد نماز مغرب وعشاء بیت ثناء میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت، عہد، نظم و رپورٹ کے بعد آپ نے انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب سے نوازا۔ اور فرمایا کہ ان پروگراموں کا مقصد نوجوانوں کو نظام سلسلہ سے وابستہ کرنا ہے۔ ہم عہد دہراتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح جو بھی فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنا ضروری سمجھیں گے۔ حضور انور نے بار بار ہمیں نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ بنیادی دینی حکم ہے جس کا قرآن، حدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود میں بار بار تذکرہ ہے حضرت مسیح موعود نے نماز کو ہی سب سے بڑا وظیفہ قرار دیا ہے اس لئے حضور کی خواہش کے مطابق نئی صدی میں ہر احمدی کو نمازی بننا ہے۔ اس بارے میں خصوصی مساعی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا کل حاضری 245 رہی۔

ریفریشر کورس فائر فائٹنگ سروس

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مرکزی فائر فائٹنگ سروس کے زیر اہتمام مورخہ 18 تا 22 جون 2002ء فائر فائٹرز کیلئے ایک ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔ جس میں مرکزی دفاتر سے 19 اور مختلف حلقہ جات سے 41 خدام نے شرکت کی۔ ریفریشر کورس کے پروگرام کو تین حصوں لیکچرز، ٹریننگ اور عملی مظاہرہ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مورخہ 18 جون کو چار بجے بعد دوپہر افتتاحی تقریب کے بعد لیکچرز کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان لیکچرز کے اہم موضوعات میں آگ اور آگ بجھانے کے مختلف طریقے، آلات آتش کشی کا استعمال، جمپنگ شیٹ کا استعمال، مختلف سیڑھیوں کا استعمال، فرسٹ ایڈ پٹیاں باندھنے کے طریق اور عمل تنفس وغیرہ شامل تھے۔ ہر روز لیکچرز کے ساتھ ساتھ ریسکیو فرسٹ ایڈ اور فائر فائٹنگ کی بھرپور عملی مشق کروائی گئی۔ ریفریشر کورس کے آخری روز مورخہ 22 جون کو سوا پانچ بجے سہ پہر ایک خوبصورت عملی مظاہرہ کیا گیا جس میں سیڑھیوں کا استعمال فرسٹ ایڈ سٹریچر کا استعمال اور آخر میں فائرٹرک کے ذریعہ فائر فائٹنگ کا مظاہرہ شامل تھا۔ اس موقعہ پر مہمان خصوصی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ آپ نے فائر فائٹرز کی محنتوں کو سراہتے ہوئے مزید محنت کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں اختتامی تقریب میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے اور اجتماعی دعا سے یہ کورس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (محمد احمد اشرف۔ انچارج فائر فائٹنگ سروس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

محترم راجہ بہادر خاں صاحب موگ رسول ضلع منڈی بہاؤالدین جو کہ مکرم حافظ ظہور احمد صاحب مدثر مربی سلسلہ کے والد ہیں آجکل بعارضہ فالج بیمار ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے کامل اور عاجل شفاء کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ رسولاں بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب لیہ شہر مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام افضال محمود سے تبدیل کر کے افضال احمد بیگ رکھ لیا ہے۔ لہٰذا مجھے اب اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

افضال احمد بیگ ولد چوہدری مشتاق احمد صاحب
1/18 دارالرحمت وسطی ربوہ

سانحہ ارتحال

مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم محمد اسلم صاحب ساکن احمد نگر فارم بعمر 21 سال ہارٹ اٹیک کے باعث فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 18 جولائی 2002ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز رات ساڑھے دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے احمد نگر فارم میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ سوگواران میں والدین کے علاوہ چار چھوٹی بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ مرحوم مکرم محمد اکرم صاحب کارکن بیت المال خرچ کے بھتیجے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

کشیدگی کم نہیں ہوگی بھارت نے برطانیہ پر واضح کیا ہے کہ جب تک پاکستان کے راستے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی دراندازی ختم نہیں ہوتی۔ پاکستان کے ساتھ کشیدگی میں کمی کیلئے مزید کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔ برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا اور بھارت کی قومی سلامتی کے مشیر کے درمیان مذاکرات کے بعد بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان ہمارے عوام کو ہراساں کرنے کیلئے دہشت گردوں کی مسلسل حوصلہ افزائی کر رہا ہے آزاد کشمیر سے عسکریت پسند مقبوضہ وادی میں داخل ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان نے جنگجوؤں کی مدد کیلئے مکمل ڈھانچہ قائم کر رکھا ہے۔ اسے ختم کرنا ہوگا۔

کشمیر میں رائے شماری کا پاکستانی مطالبہ

مسترد امریکہ نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے (رائے شماری) کیلئے پاکستان کے مستقل مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر شملہ معاہدے کے تحت حل کرنے کی حمایت کی ہے۔ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ برائے ایشیا کرسٹینا روکا نے بین الاقوامی سب کمیٹی کے ایوان کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پہلے مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کیلئے حمایت کرتا تھا مگر 1972ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے شملہ معاہدہ کے بعد رائے شماری کی ضرورت نہیں۔ کنٹرول لائن پر پاک بھارت افواج کے اجتماع پر سخت تشویش ہے چھوٹی سی چنگاری خطے کی سلامتی کو خطرے میں ڈال سکتی ہے انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ جنرل مشرف پاکستان کو دہشت گردوں کا ٹھکانہ نہ بننے دیں گے۔ پاکستان میں انتخابات کیلئے 20 کروڑ ڈالر کی امدادی جائیگی۔

امریکہ کا عراق پر حملہ امریکہ نے حملہ کر کے عراق کے 5 شہری ہلاک اور 17 کو زخمی کر دیا ہے برطانیہ اور امریکہ کے اتحادی طیاروں نے شمالی بغداد کے رہائشی علاقوں پر بمباری کی۔ پنٹاگون نے کہا ہے کہ عراق کے موبائل ریڈار کو نشانہ بنایا گیا۔ عراقی ترجمان نے کہا ہے کہ 1991ء کی خلیج جنگ سے ہی امریکہ اور برطانیہ کے طیارے عراق پر گاہے بگاہے حملوں میں مصروف ہیں۔ اب تک 1483 عراقی جاں بحق ہو چکے ہیں جبکہ 1400 کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔

بش عراق پر حملے کا جواز بتائیں امریکی کانگرس میں قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اعلان جنگ کا اختیار کانگرس کے پاس ہے۔ بش عراق پر حملے کا جواز بتائیں۔ حملے سے پہلے کانگرس میں بحث اور رائے شماری کرائی جائے۔ حملے کا فیصلہ فرد واحد کا نہیں ہونا چاہئے خواہ وہ امریکہ کا صدر ہی کیوں نہ ہو۔ عوام کے علم میں ہو کہ فوجی طاقت کیوں استعمال کی جا رہی ہے۔ قبل ازیں امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا کہ عراق کے بارے میں صدر بش کی پالیسی کو عوام کی وسیع حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہلاکت خیز ہتھیاروں سے خود کو اور اپنے دوستوں کو بچانے کا حق حاصل ہے۔

امریکی ویزے کا حصول امریکی حکومت نے 11 ستمبر کے حملوں کے بعد مسلمانوں کیلئے امریکہ کے ویزا کے حصول کو مشکل ترین بنا دیا ہے۔ دنیا کے 41 مسلم ممالک کے باشندوں کی طرف سے امریکی ویزا کیلئے دی جانے والی درخواستوں کی چھان بین امریکی ایف بی آئی۔ سی آئی اے سمیت متعدد اداروں نے شروع کر دی ہے ویزا کی درخواست ایک دفعہ چیک ہونے کے بعد دوبارہ پڑتال کی جاتی ہے۔

34000 امریکیوں کا قبول اسلام امریکی ٹی وی سی این این کی رپورٹ کے مطابق گیارہ ستمبر کے بعد 34000 ہزار امریکیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ امریکہ میں القاعدہ کے حملوں کے بعد جہاں امریکیوں کے دلوں میں مسلمانوں کیلئے زبردست نفرت پائی جاتی ہے اور مسلمانوں کو مشکوک نظروں سے دیکھا جاتا ہے ایک مثبت عنصر یہ سامنے آیا ہے کہ امریکی اسلام کو عالمگیر مذہب تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔

سعودی اسمگلر شہزادہ فاکس نیوز کے مطابق سعودی شہزادہ فائف بن سلطان نے سفارتی مراعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 44000 پاؤنڈ کوکین وینزویلا سے فرانس سمگل کی۔ انسداد منشیات کے امریکی ادارے نے اس سلسلے میں معروف مصور گویا کی بنی ہوئی لاکھوں ڈالر مالیت کی ایک پینٹنگ اور 1924 کے جاپانی مجسمہ ساز کا بنایا ہوا ایک مجسمہ قبضے میں لیا ہے۔

مسئلہ کشمیر برطانوی اراکین پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر حل نہیں کر سکتے۔ امریکہ اور برطانیہ آگے بڑھیں اور مسئلے کے حل کیلئے ثالث کا کردار ادا کریں۔ بھارت جب تک اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل نہیں کرتا برطانیہ سیکورٹی کونسل کی مستقل رکنیت کے لئے بھارت کی مدد نہ کرے۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
ہیپاٹائٹس بی۔ سی اور یرقان میں
شربت جگر خاص / حب منور
بہت مفید ثابت ہوئی ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	17-جولائی	زوال آفتاب	: 1-14
سوموار	17-جولائی	غروب آفتاب	: 8-17
منگل	18-جولائی	طلوع فجر	: 4-36
منگل	18-جولائی	طلوع آفتاب	: 6-11

اعلیٰ ترین سطح پر کرپشن ختم کر دی صدر جنرل

مشرف نے کہا ہے کہ لوگ تیز رفتار اور سب کے احتساب کا مطالبہ کر رہے ہیں اگر تیز رفتار احتساب کرنا ہے تو پھر فوجی عدالتیں قائم کرنے دیں پھر دیکھیں کہ ہزاروں بدعنوان افراد جیلوں میں ہوں گے۔ وہ اسلام آباد میں قومی احتساب بیورو کے زیر اہتمام بدعنوانی کے خاتمے کے موضوع پر ورکشاپ سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ میں مارشل لاء نہیں لگانا چاہتا اور اس کے قطعاً حق میں نہیں ہوں۔ احتساب کے عمل کے لئے ضروری ہے کہ پکڑے جانے والے کے خلاف ٹھوس ثبوت ہوں اور عدالتی کارروائی جلد سے جلد مکمل ہو۔ میری طرف سے احتساب بیورو پر کوئی دباؤ نہیں کہ وہ فوجی افسروں کے خلاف کارروائی نہ کرے وہ جسے چاہے گرفت میں لے۔ میری حکومت پر کرپشن کا کوئی سکینڈل نہیں۔ ہم نے اعلیٰ ترین سطح پر کرپشن ختم کر دی ہے۔ ماضی میں سیاستدان اور بیوروکریٹس بدعنوانی کے کلیدی کردار تھے۔

بجلی کے نرخ اور بڑھانا چاہتے ہیں چیئرمین

واپڈا لیفٹیننٹ جنرل (ر) ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ پاکستان میں بجلی اس کے ہمسایہ ممالک کے مقابلے میں مہنگی ہے۔ اور بجلی کے حالیہ اضافہ سے معاشرے میں منفی اثرات ہونگے مگر صارفین کو خیال رکھنا چاہئے کہ بجلی ہوا سے نہیں بنتی بلکہ گیس اور فرنس آئل سے بنتی ہے۔ وہ واپڈا کی سالانہ کارکردگی کے حوالہ سے پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں ابھی اضافہ کم ہوا ہے اور واپڈا بجلی کے نرخوں میں مزید اضافے کا خواہاں ہے۔ اگر فرنس آئل اور گیس کی قیمتوں میں 30 جون 2003ء تک کوئی اضافہ نہ ہوا تو واپڈا بجلی کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کرے گا۔ تاہم اگر یہ اضافہ ہوا تو ہم بجلی کی قیمت میں اضافہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ سے بجلی چوری کے رجحان میں بھی اضافہ ہوگا۔

پانی کے معاہدے پر اعتراض اٹھ رہے

ہیں ارسا نے سندھ کو منظور شدہ پانی کے اندر اپنا لیٹر آف انڈنٹ بھیجنے کی ہدایت کی ہے سندھ آئندہ دس روز کے لئے اپنا انڈنٹ ارسا کے حوالے کرے گا۔ ارسا نے سندھ کو کہا ہے کہ وہ معاہدے کے مطابق پانی کا انڈنٹ بھیجے کیونکہ زیادہ انڈنٹ بھیجنے سے نہ صرف صوبوں کے اعتراض اٹھ رہے ہیں بلکہ آئندہ سیزن میں پانی کا بھی بحران پیدا ہوگا۔

ہماری لوٹی دولت عالمی برادری واپس کر

دے نیب کے زیر اہتمام پہلی قومی انسداد بدعنوانی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ عالمی برادری ترقی پذیر ملکوں کی لوٹی ہوئی دولت واپس کر دے تو ہم نہ صرف ان کے قرضے واپس کر دیں گے بلکہ آئندہ قرضے لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے کہا بین الاقوامی سطح پر اس سلسلے میں قانون سازی کی ضرورت ہے۔ صدر نے کہا کہ گزشتہ گیارہ برسوں میں ترقیاتی منصوبوں کے نام پر ایک کھرب 10 ارب لوٹ لئے گئے۔

بجلی کی قیمت کم کرنے کا طریقہ سابق وزیر

خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ بجلی کی قیمت میں اضافے سے غریبوں کا پیسہ امیروں کی جیبوں میں جائے گا۔ بجلی کی قیمت کم کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ واپڈا کا انتظام صوبوں کے حوالے کر دیا جائے۔

گھی کی قیمتوں میں اضافہ وفاقی حکومت اور گھی

ساز اداروں میں معاہدے کے مطابق تھوک مارکیٹ میں گھی کے مختلف برانڈز کی قیمتوں میں دو سے اڑھائی روپے فی کلو کا اضافہ کر دیا ہے۔ 16 کلو کے کنستر کے ایک برانڈ کی قیمت 792 سے 828 روپے کر دی گئی ہے۔

بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا چارٹ

بجلی کی قیمتوں میں اوسطاً 21 فیصد اضافے سے صنعتی، کمرشل، گھریلو اور زرعی صارفین کے بجلی کے بلوں میں زبردست اضافہ ہو جائے گا۔ بجلی کی قیمتوں مین اضافے کا چارٹ درج ذیل ہے۔

یونٹ	موجود ریٹ	نئے نرخ
50 تک	1.45 روپے	-
51 سے 100 تک	2.35 روپے	2.82 روپے
101 سے 200 تک	3.26 روپے	3.73 روپے
201 سے 700 تک	5.57 روپے	6.04 روپے
701 سے اوپر	6.87 روپے	7.34 روپے
کمرشل یونٹ	9.17 روپے	9.25 روپے
انڈسٹریل یونٹ	5.05 روپے	5.43 روپے
ٹیوب ویل	2.55 روپے	2.95 روپے

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

i۔ اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا

ii۔ الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔

iii۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعلان دار القضاء

(مکرم نور محمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد عنایت اللہ صاحب)

مکرم نور محمد صاحب ولد مکرم باغ علی صاحب ساکن بدوکی سیکھواں ڈاکخانہ ادو والی - تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم محمد عنایت اللہ صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے درج ذیل ترکہ چھوڑا ہے۔ ان کا یہ ترکہ ہم سب ورثاء میں بمطابق شرعی حصص تقسیم کر دیا جائے۔

(1) امانت ذاتی نمبر 218-9671/7 خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع شدہ رقم =/21400 روپے

(2) کھاتہ پراویڈنٹ فنڈ میں مدخلہ P.F 14,618/64

کل رقم 36,018/64 روپے ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ سرداراں بی بی صاحبہ (والدہ)

(2) مکرم نور محمد صاحب (بھائی)

(3) مکرم محمد شریف صاحب (بھائی)

(4) محترمہ مریم بی بی صاحبہ (بہن)

(5) محترمہ رسولاں بی بی صاحبہ (بہن) وفات یافتہ

(6) محترمہ صغریٰ بی بی صاحبہ (بہن) وفات یافتہ

(7) محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (بہن) وفات یافتہ

تینوں وفات یافتہ بہنوں کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) ورثاء محترمہ رسولاں بی بی صاحبہ (وفات یافتہ)

(i) مکرم بشیر احمد صاحب اختر (خاوند)

(ii) مکرم ندیم احمد صاحب (بیٹا)

(2) ورثاء محترمہ صغریٰ بی بی صاحبہ (وفات یافتہ)

(i) مکرم مظہر احمد صاحب (بیٹا)

(ii) مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)

(iii) مکرم نیر اسلام صاحب (بیٹا)

(iv) محترمہ نصرت جبین صاحبہ (بیٹی)

(v) محترمہ طاہرہ متین صاحبہ (بیٹی)

(vi) محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)

(3) ورثاء محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (وفات یافتہ)

(i) محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)

(ii) محترمہ پروین بی بی صاحبہ (بیٹی)

(iii) محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

(iv) محترمہ سلمیٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212868 رہائش 212867
پروپرائٹرز: اظہر احمد - مظہر احمد

تجربہ کار کاتب سے خوشخطی سیکھیے
اردو - انگلش اور عربی حروف تہجی میں
آپ کی لکھائی چاہے جتنی بھی بدصورت ہے صرف تین ماہ میں خوبصورت لکھائی سیکھنے کا نادر موقع۔
طلباء وطالبات کی الگ الگ کلاسز کا انتظام موجود ہے
رابطہ:- چودھری محمد اعظم نوید ایم-اے
14/1 دار البرکات ربوہ - ☎211964

گردہ، مثانہ کی پتھریاں، انفیکشن، پروسٹیٹ گلینڈ

Calculi Course	350/-	سخت اور کم ادویاتی اثر قبول کرنے والی پتھری کیلئے (40 دن کیلئے)
Kidney Infection Course	370/-	گردہ میں انفیکشن سوزش درد اور پیشاب میں پیپ اور خون آنے کیلئے //
Kidney Stone Course	370/-	گردہ مثانہ یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے (40 دن کیلئے)
Prostate Course	230/-	پروسٹیٹ گلینڈز کے بڑھ جانے، سوزش پیشاب رک رک کر اور تکلیف سے آنے کیلئے (21 دن کیلئے)

لٹریچر و ادویات ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ - پاکستان
فون کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156، سیلز: 214576 فیکس: 212299